

حصہ نظم

غزلیات

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی ایک نہایت اہم اور مقبول ترین صفت ہے۔ بعض لوگوں نے اس کے معنی ”محبوب سے بات چیت کرنا“ لکھے ہیں۔ اصطلاح میں غزل ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں حسن و عشق کی واردات نہایت موثر اور لطیف انداز سے بیان کی جائے۔ غزل ایک عرصے تک عاشقانہ معاملہ بندیوں اور بھروسے صال کی داستانوں کے لئے مخصوص رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کا دامن وسیع ہوتا چلا گیا اور اس میں تصوف، اخلاق، سیاست، مناظر فطرت اور فلسفیانہ خیالات بھی بیان ہونے لگے۔

غزل کے پہلے شعر کے ہر دو مصريع ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کے ہر شعر کے دوسرے مصريع میں قافیہ ہوتا ہے اور یہ قافیہ پہلے شعر کے قافیوں کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔ غزل میں عام طور پر پانچ سے گیارہ شعر ہوتے ہیں۔ اکثر حضرات نے زیادہ سے زیادہ تعداد اسی کو تسلیم کیا ہے۔ مشنوی، قصیدے اور مرثیے کی طرح اس میں کوئی مسلسل مضمون بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ہر شعر میں الگ مضمون ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر شعر اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے۔ غزل میں بعض اوقات مسلسل مضمون بھی بیان کیا جاتا ہے ایسی غزل کو ”غزل مسلسل“ کہتے ہیں۔ علامہ اقبال کی بعض غزلیں اسی قسم کی ہیں۔

غزل کے پہلے شعر کو ”مطلع“ کہتے ہیں۔ اگر دوسرے شعر کے دونوں مصريع ہم قافیہ ہوں تو اسے ”حسن مطلع“ کہا جاتا ہے۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر عام طور پر اپنا خلاصہ استعمال کرتے ہیں ”مقطع“ کہلاتا ہے۔ غزل میں بعض اوقات دو یا تین شعر مربوط ہوتے ہیں، ان کو ملانے سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے، ایسے اشعار کو ”قطعہ بند“ کہتے ہیں۔ بعض اوقات شاعر ایک غزل مکمل کر لینے کے بعد اسی بھر میں ردیف، قافیہ میں دوسری غزل کہہ لیتا ہے اس قسم کی ہر دو غزلوں کو ”دوغزلہ“ کہتے ہیں۔

غزل نے جو سفر حضرت امیر خرد سے شروع کیا تھا وہ سلطان محمد قطب شاہ، ولی دنی، خان آرزو، مرزامظہر جان جاناں، حاتم، شاہ مبارک آبرو، شرف الدین، میر تقی میر، سودا، درد، میر حسن، انشاء، جرأت، صحیحی، ناخ، آتش، متیر، جلال، غالب، ذوق، مومن، داغ، اقبال، حررت، اصر، فاتی، جگر، فراق، فیض، سیماں، احسان داش، احمدندیم قاسی، تابش دہلوی، ناصر کاظمی، تکیب جلالی، احمد فراز، پروین شاگر، عرفان صدیقی، اور شودت حسین تک آن پہنچا ہے اور یہ سفر پہلے سے بھی زیادہ حیزی سے جاری و ساری ہے۔

فقیرانہ آج چھ صد اگر حلے

میر تقی میر

ولادت: 1723ء ☆ وفات: 1810ء



حالات زندگی اردو کے جن چند خوش نصیب شاعروں کو ان کی زندگی ہی میں غیر معمولی طور پر بڑا شاعر تعلیم کیا گیا ان میں سے میر تقی میر کو اہم ترین مقام حاصل ہے۔ ان کا تعلق ایک معزز سید گھرانے سے تھا۔ وہ اکبر آباد (آگرہ) میں 1721ء میں پیدا ہوئے۔ والد نے انہیں اپنے دوست سید امان اللہ شاہ جو ایک نامی گرامی بزرگ تھے کی تربیت میں دے دیا۔ میر تقی میر کی عمر صرف دس سال کی تھی کہ یہ دونوں بزرگ یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کچھ عرصہ اپنے بڑے بھائی میر محمد حسن کے زیر پرستی گزار اگر آخراں سے نہ بی۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے بھائی نے باپ کی کل جائیداد پر قبضہ کر لیا اور میر تقی میر سے بے رخی برتنے لگے۔ آخر تنگ آ کر میر تقی میر تلاش معاش کے سلسلے میں دہلی آئے۔ یہاں آپ نے سوتیلے ماموں سراج الدین علی خان آرزو کے ہاں کچھ دن قیام کیا۔ کسی وجہ سے میر تقی میر کی آرزو سے بھی نہ بھسکی اور وہاں سے بھی نکل کھڑے ہوئے۔ سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں جب دہلی افراتفری، انتشار، خانہ جنگی اور بیرونی حملہ آوروں کا شکار بن گئی اور ہر شریف آدمی متاثر ہوا تو میر تقی میر کو بھی اس تباہی میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ملا۔ مکان جلا اور اسباب لٹا تو دہلی کو بھی ہمیشہ کے لئے خیر باد کہا اور لکھنؤ تشریف لے آئے۔ لیکن میر تقی میر کو لکھنؤ میں بھی حقیقی سکون میر نہیں آیا۔ اس کا بڑا سبب ان کی خیر مطمئن طبیعت، بدد ماغی اور زور دخی تھی۔ آخر خاصی طویل عمر پا کر تکلدستی اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے اس جلیل القدر شاعر نے 1810ء میں وفات پائی۔

ہے جانے کا نہیں شور سخن کا میرے ہرگز
تا حشر جہاں میں میرا دیوان رہے گا

طرز تحریر کی خصوصیات میر تقی میر ایوان اردو کے شہنشاہ غزل ہیں۔

سو زو گداز میر تقی میر کی غزلوں میں سو زو گداز نمایاں ہے۔ انہوں نے زمانے کے ہاتھوں اتنے دکھ اٹھائے تھے، اتنی تکلیفیں بروادشت کی تھیں کہ ان کا دل ٹوٹ چکا تھا اور اس ٹوٹے ہوئے دل سے جو بھی آواز ابھرتی اس میں سو زو گداز کا ہونا لازمی تھا۔

اثر انگیز بیان میر تقی میر غزل کے شہنشاہ ہیں۔ وہ ہر موضوع کے اعتبار سے زبان استعمال کرنا خوب جانتے ہیں اسی لئے ان کی زبان اثر انگیز ہے۔ ان کی زبان میں مٹھاں بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ سادگی کی آمیزش بھی۔ ان کی زبان سے ان کے دلی جذبات کا پتا چلتا ہے۔

موضوع سخن میر تقی میر کی غزلوں میں صرف حسن و عشق کی ہی بات نہیں بلکہ ان کی غزلوں میں اخلاقی موضوع بھی ہے اور علم و حکمت بھی۔ انہوں نے تصوف کو بھی غزل میں جگدی ہے اور فلسفہ کو بھی غزل کا پیرا، ہن عطا کیا ہے۔ ہر موضوع کو انہوں نے بڑی بے فکری کے انداز میں بیان کیا ہے۔

غم انگیزی حالانکہ میر تقی میر کی زندگی غم و نامہ کا مجموعہ تھی پھر بھی انہوں نے دوسروں کو زندگی سے ناراض ہونے کا سبق نہیں دیا۔ وہ زندگی سے بھاگنا نہیں چاہتے۔ وہ تمام پریشانیوں کے باوجود زندگی سے پیار کرنا سکھاتے ہیں۔

فرہنگ

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
وعددہ پیشائی، ماتھا، سر فقیروں کی طرح	عہد جیسیں فقیرانہ	آواز لگانا خود سے بے خبر ہونا عبادت کا حق	صدا بے خود حق بندگی



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

کشیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے مکمل جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1

میر تقی میر کا سن پیدائش ہے:

- (د) 1726ء (ج) 1725ء (ب) 1724ء ✓ (الف) 1723ء

2

میر تقی میر کا سن وفات ہے:

- (د) 1813ء (ج) 1812ء (ب) 1811ء ✓ (الف) 1810ء

3

میر تقی میر کی زندگی عبارت ہے:

- (د) تکلیف سے (ج) درد سے ✓ (ب) غم سے (الف) خوشی سے

4

میر تقی میر شاعر تھے:

- (د) قصیدہ گو (ج) نعت گو (ب) نظم گو ✓ (الف) غزل گو

5

ان کو شہنشاہ غزل کہتے ہیں:

- (د) حضرت کو (ج) غالب کو (ب) درد کو ✓ (الف) میر تقی میر کو

6

انہیں درد غم کا شاعر بھی کہتے ہیں:

- (د) اقبال (ج) غالب (ب) درد ✓ (الف) میر تقی میر

7

ان کو ”خدائے سخن“ کہا جاتا ہے:-

- (د) جگر مراد آبادی (ج) میر تقی میر ✓ (ب) حضرت مولیٰ (الف) مرزاغالب

8

اُردو کے مشہور شاعر میر تقی میر کا لقب ہے:

- (د) شاعر شباب (ج) تصوف کا امام (ب) خدائے سخن ✓ (الف) شاعر مشرق

9

میر تقی میر کی غزل کا ردیف ہے:

- (د) پلے (ج) کرچلے ✓ (ب) کیے (الف) کیے کیے

نصابی کتاب کی مشق کے کشیر الانتخابی سوالات

10

اس غزل میں لفظ ”میاں“ استعمال ہوا ہے:

- (د) بچوں کے لئے ✓ (ج) ذات کے لئے (ب) شوہر کے لئے (الف) بزرگ کے لئے

11

میر کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے:

- (الف) سنجیدگی (ب) درد غم ✓ (ج) مزاح (د) شفقتگی

12

اس غزل میں شاعر نے بات کی ہے:

- (الف) حق بندگی کی ✓ (ب) جیسی کی (د) وفا کی (ج) دعا کی

(یہ سوال واضح نہیں ہے۔ ان تمام اشارات کا ذکر غزل میں موجود ہے۔ شاعر نے کسی نہ کسی شعر میں ان سب پربات کی ہے)

13

کسی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا کہلاتا ہے:

- (الف) مبالغہ (ب) کناہ ✓ (د) تسلیح (ج) تشبیہ

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1

فیراں آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

حوالہ: مندرجہ بالا شعر نصیبی کتاب میں شامل میر ترقی میر کی غزل سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: میر ترقی میر ایوان اردو کے شہنشاہ غزل ہیں۔ وہ ہر موضوع کے اعتبار سے زبان استعمال کرنا خوب جانتے ہیں اسی لئے ان کی زبان اثر انگیز ہے۔ ان کی زبان میں مٹھاں بھی ہے اور ساتھ ساتھ سادگی کی آمیزش بھی۔ ان کی زبان سے ان کے دلی جذبات کا پتا چلتا ہے۔ حسن و عشق کے علاوہ انہوں نے تصوف اور فلسفہ کو بھی غزل کا پیرا ہم عطا کیا۔

تشریح: اس شعر میں میر ترقی میر کہتے ہیں کہ ہم نے اس دنیا سے کچھ نہ لیا بلکہ ہم یہاں مسافروں اور فقیروں کی طرح رہے ہیں۔ ہم نے دنیا میں اپنے حصے کا کام کر دیا ہاں لکھ اسی طرح جس طرح ایک فقیر صدالگا تا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح ہم نے اپنے حصے کا کام کیا اور آگے بڑھ جائیں گے۔ دنیا جسے کسی کونہ کچھ دیا ہے اور نہ کچھ دے گی۔ ہم خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ ہی جائیں گے۔ ہمارے ساتھ صرف ہمارے اعمال جائیں گے تو بہتر یہی ہے کہ ہم اس دنیا میں مسافروں اور فقیروں کی طرح ہی رہیں۔ میر ترقی میر مزید کہتے ہیں کہ اب ہمارا جانے کا وقت قریب ہے، یہ دنیا تمہیں مبارک ہو.....! ہم تمہیں دعاء کر جا رہے ہیں کہ شاید تمہیں بھی یہ بات یاد رہ جائے کہ دنیا چار دن کا کھیل ہے یہاں سے ہم کچھ ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

شعر نمبر 2

جو شجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: میر ترقی میر کہتے ہیں کہ ہم اپنے محبوب سے کہتے تھے کہ تم بن ہم جی نہ سکیں گے..... ہم تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے..... تمہارے بغیر ہم مر جائیں گے..... اور اب ہماری موت کا وقت آگیا ہے۔ ہم نے تمہارے بغیر نہ جینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس وعدے کو پورا کریں۔ اب دنیا تمہیں مبارک ہو، ہم تو اپنے مالک حقیقی کی طرف چلے۔

دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: اس شعر میں میر ترقی میر کہتے ہیں کہ جب مجھے میرا محبوب نظر آ جاتا ہے تو میں بے خود ہو جاتا ہوں، اپنے آپ میں نہیں رہتا، مجھے اپنی خبر نہیں رہتی۔ میری ذات فنا ہو جاتی ہے اور میں یونہی تو ہو جاتا ہوں۔ جب تم نظر آ جاتے ہو تو میں ختم ہو جاتا ہوں۔ تم ہی تم رہ جاتے ہو۔ جانے کیسے تم مجھے میری ہی ذات سے جدا کر دیتے ہو۔ اس شعر کا مطلب عشق حقیقی میں بھی نکلتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ خدا نظر نہیں آتا لیکن اس کے جلوے اس کی تخلیق کردہ ہر ایک چیز میں نمایاں ہیں اور اگر ہم ان چیزوں کی تخلیق پر غور کریں تو رب العزت کی حقانیت کے قائل ہو جاتے ہیں۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم کیا ہیں تو ہمیں اپنی بے نی اور بے حقیقت ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ ہم اپنی ذات سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ہم پھر خود میں نہیں رہتے۔ ہماری سوچوں اور خیالوں میں وہی رہتا ہے۔

جنیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حق بندگی ہم ادا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: اس شعر میں میر ترقی میر کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور ہماری پیشانی اسی کے آگے بھکتی ہے اور جب ہم اس کی بندگی کا حق ادا کرتے ہیں، اس کی عطا کردہ نعمتوں کا خیال کرتے ہیں تو ہماری پیشانی سجدے کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر بندے کو یہ دو نہیں ہے کہ وہ سجدوں سے سراہائے کیونکہ اسی طرح اس کا حق بندگی ادا ہو گا۔ لیکن ہم گناہگاروں سے اس کا حق بندگی ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ شاعر کہتے ہیں کہ ہم سے جتنا ہو سکا ہم نے اس کا حق بندگی ادا کیا اور اب ہمیں اس کے حضور جانا ہے۔

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے تیر
جہاں میں تم آئے تھے ، کیا کر چلے؟

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ اس کے احکام پر سرتیم خم کرنا اور اس کی عنایت کی ہوئی ان گنت نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ لیکن انسان نے اپنے مقصد تخلیق کو فراموش کر کے نافرمانی کی زندگی گزارنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا تھا ان کو چھوڑ دیا اور جن کاموں کے نہ کرنے کا حکم دیا تھا اس پر عمل پیرا ہونا اپنی زندگی کا نصب الحین بنالیا۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ اس جہاں میں آ کر تم نے کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ افسوس! انسان کس لئے آیا تھا اور کیا کر کے جا رہا ہے۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

سوال 1

(الف) غزل کے مطلع کی وضاحت کیجئے۔

جواب کے لئے اگلے صفحات میں ”اصطلاحاتِ شاعری“ ملاحظہ کیجئے۔

جواب

(ب) آپ کو اس غزل کا کون سا شعر زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

مجھے اس غزل کا آخری شعر پسند ہے:

جواب



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
چہاں میں تم آئے تھے ، کیا کر چلے؟

کیونکہ.....! جواب کے لئے "شعر نمبر 5 کی تشریح" ملاحظہ کیجئے۔

(ج) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھئے:

فقیرانہ ، عہد ، بے خود ، جبیں ، حق بندگی

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "فرہنگ" ملاحظہ کیجئے۔

(د) ساخت کے لحاظ سے غزل اور نظم کا فرق بتائیے۔

جواب غزل: غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی حسن و عشق کی باتیں کرنا اور عورتوں سے باتیں کرنا ہیں۔ یہ ایسی صنف سخن ہے جو مخصوص عناصر ترکیبی پر مشتمل مخصوص ہیئت رکھتی ہے۔ اس کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے۔ پہلے شعر کے دونوں مصروع ہم قافیہ ہوتے ہیں اسے "مطلع" کہتے ہیں۔ مطلع کے سوابقی اشعار میں ہر دوسرے مصروع میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ردیف غزل کے لئے ضروری نہیں۔ غزل کے آخری شعر کو "مقطع" کہتے ہیں۔ بشرطیکہ شاعر نے اس میں اپنا تخلص بھی نظم کیا ہو۔ غزل کے لئے موضوع کی کوئی قید نہیں۔ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے جاسکتے ہیں۔

نظم: نظم تسلسل پرمنی اشعار کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں ایک مرکزی خیال ہو۔ اس کیلئے کسی موضوع کی قید نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی ہیئت متعین ہے۔

اس غزل کے مصروع ذہن میں رکھتے ہوئے کالم "الف" کے الفاظ کالم "ب" سے ملائیے:

سوال 2

کالم "ب"	کالم "الف"	جواب
کیا کر چلے	دکھائی دیے یوں	
ہم دعا کر چلے	جہاں میں تم آئے تھے	
کہ بے خود کیا	فقیرانہ آئے	
صد اکر چلے	میاں خوش رہو	

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

سوال 3

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "کشہ الانتخابی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

جواب

نصابی کتاب میں شامل غزلوں کے کوئی دو مطلع لکھئے جو آپ کو پسند ہوں۔

سوال 4

مطلع نمبر 1 جواب

دعا میں ذکر کیوں ہو مُدعا کا
کہ یہ شیوه نہیں اہل رضا کا

مطلع نمبر 2

گلتا نہیں ہے جی میرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپاندار میں

All Classes Chapter Wise Notes

[Punjab Boards](#) | [Sindh Boards](#) | [KPK Boards](#) | [Balochistan Boards](#)

[AJK Boards](#) | [Federal Boards](#)

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودیہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈ، فیڈرل بورڈ، سندھ بورڈ، بلوچستان بورڈ، خیبر پختونخواہ بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM